Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

قائمقام ایڈیٹر: یوسف سہیل شوق

جلد ۴۲-۷۷ | ہفتہ ۲۴ شعبان ۱۴۱۲ھ، ۲۹ تبلیغ ۱۳۷۱ہش، ۲۹ فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۵۰

ازلی سے آج تک کارگر ہونے والا نسخہ

دعوت الی اللہ میں دعا کے کردار کے بارے میں فرمایا:

"وہ کام اور وہ بظاہر بہت ہی مشکل کام جس کی طرف مَیں نے جماعت کو بلایا ہے وہ آسان ہو جائے گا۔ اگر آپ بھی یہی ہتھیار استعمال کریں جو بارہا آزمائے جا چکے ہیں۔ یہ ایسا نسخہ نہیں جو نیا ہو اور انوکھا ہو اور پتہ نہیں کہ اس کے کیا نتائج مترتب ہوں گے بلکہ ایسا نسخہ ہے کہ جو ازل سے آج تک جب بھی استعمال ہوا ہمیشہ کارگر ثابت ہوا ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے۔ تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے۔ جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اُسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے۔ لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپروا اور لااُبالی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا

انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لئے نفع رساں نہ ہو تو یہ ایک بیکار اور نکمّی ہستی ہو جاتی ہے۔ بھیڑ بکری بھی پھر اس سے اچھی ہے جو انسان کے کام تو آتی ہے۔ لیکن یہ جب اشرف المخلوقات ہو کر اپنی نوع انسان کے کام نہیں آتا تو پھر بدترین مخلوق ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹۵-۳۹۶)

زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے دعا ضروری ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"انسانی ضروریات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک وہ قسم ہے جس میں کائنات کی ہر شے اس کے ساتھ شامل ہے اور اس قسم کی ضرورتوں کے لئے مانگنے کی حاجت نہیں۔ مثلاً دل کی دھڑکن ہے۔ زندگی کے ساتھ ضروری ہے کہ دل اپنی صحت مند حرکت کے ساتھ دھڑکتا رہے تو کہیں ہمیں یہ دعا نہیں سکھائی گئی کہ اے اللہ! ہمارا دل اپنی صحت مند حرکت کے ساتھ دھڑکتا رہے۔ صحت کی دعا سکھائی۔ لیکن جو ضرورت دل کو تھی دل کو دعا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ چیز میں اس وقت واضح کرنا چاہتا ہوں۔ آنکھ کو اپنے دیکھنے کے لئے کسی دعا کی حاجت نہیں تھی۔ اس کی حاجت اللہ تعالیٰ بغیر دعا کے پوری کر رہا ہے۔ اسی طرح انسان کے جسم کا ہر ذرہ جو ہے اس کی وہ ضرورت جو دوسری کائنات کی مخلوقات میں مشترک ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ دے رہا ہے اور اس کے لئے انسانی تدبیر ایک اور رنگ میں ظاہر ہوتی ہے جس کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ لیکن انسان کو انسان کے ناطے، انسان جس غرض اور مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس غرض اور مقصد کے حصول کے لئے ہر چیز جس کی اسے ضرورت ہے اس ہر چیز کے لئے اسے دعا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے انسان کو بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے پیدا کیا گیا۔ اس لئے پیدا کیا گیا کہ وہ اس کا بندہ بنے۔ (میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں) عبد بننے کے لئے پیدا کیا گیا۔ عبد بننے کے لئے صرف انسان کو پیدا کیا گیا۔ اس کائنات کی بے شمار مخلوق میں سے کسی اور چیز کو عبد بننے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا۔ ان کی کیفیت (وہ وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے) خدا تعالیٰ حکم دیتا چلا جاتا ہے وہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کو نافرمانی کی طاقت بھی نہیں ملی۔ اس کا احساس بھی نہیں کیونکہ وہ کرتے ہی نہیں۔ لیکن چونکہ انسان ایک بلند مقصد کے لئے پیدا کیا گیا تھا کہ وہ خدا کا عبد بنے اور اس کے پیار کو حاصل کرے۔ اس لئے صرف انسان کے ساتھ یہ لگایا کہ دعا کرو ملے گا۔ دعا نہیں کرو گے نہیں ملے گا۔ یعنی عبد بننے کے لئے اپنی انسانی زندگی میں کامیابی کے لئے خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت اور پیار دیکھنے کے لئے، خدا تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے بے شمار عمل کرنے پڑتے ہیں جنہیں (دینی) اصطلاح میں اعمال صالحہ کہا جاتا ہے۔ انسانی

باقی صفحہ ۸ پر

فضل عمر ہسپتال میں ناک کان گلا کے ماہر کی آمد

مکرم ڈاکٹر کرنل طاہر محمود صاحب ای۔این۔ٹی سپیشلسٹ مورخہ ۳۔ مارچ ۱۹۹۲ء تا ۵۔ مارچ ۱۹۹۲ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لاکر مریضوں کا معائنہ اور علاج معالجہ کریں گے۔

ایسے ناک کان اور گلا کے مریض جو ان سے اپنا چیک اپ اور علاج کروانا چاہتے ہوں مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۹۲ء تک فضل عمر ہسپتال آکر اپنی رجسٹریشن کروالیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال

تقریب شادی

عزیزہ اسماء عفت سلیمی بنت مکرم نصراللہ خاں صاحب ناصر ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ کی تقریب رخصتانہ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں مورخہ ۱۴ فروری کو منعقد ہوئی۔ عزیزہ کے نکاح کا اعلان جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ہمراہ مکرم بشیر احمد صاحب ایم ایس سی (ابن مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب گلشن اقبال کراچی) ۲۸ دسمبر کو مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے کیا تھا۔

تقریب کا آغاز ساڑھے چار بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی اور مکرم فرحت علی صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے دعائیہ اشعار پڑھے۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دعا کروائی۔ ۱۷ فروری کو کراچی میں مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۲۹ر فروری ۱۹۹۲ء

مولا کے پیار کی لذّت

اللہ تعالےٰ کے راستے میں خدمات کرنا اپنے وجود کو ایک بے جان لاشے کی طرح اللہ تعالےٰ کے آگے، اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ امام کے آگے اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے قائم کردہ نظام کے آگے ڈال دینا یہ وقف زندگی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر اپنی جان کو داؤ پر لگا دینا زندگی خدا کی راہ میں وقف کرنا کہلاتا ہے۔ یہ ساری خدمات یہ ساری باتیں ایسی لذّت اپنے اندر رکھتی ہیں کہ اس سے وہی مستفید ہو سکتے ہیں جو اس راہ کے تجربہ شدہ ہوں۔ یہ لذّت نہ تو کسی کو دکھائی جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی کو پورے طور پر بیان کی جاسکتی ہے۔ یہ لذّت افراد کے دلوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ ان کی زندگیوں سے دیکھی جاسکتی ہے اور اس کی خوشبو ان کے قرب ہی سے محسوس ہو سکتی ہے۔

درحقیقت اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرنا۔ اپنی جان مال وقت عزت و آبرو مولا کی راہ میں فدا کر دینا۔ وہ لذّت ہے جس نے انتہائی اعلیٰ قربانیوں کی داستانیں رقم کی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی محبّت میں بے خود ہو کر مولا کریم کے پیار میں مست ہو کر اپنی زندگیوں کا لمحہ لمحہ رضائے الٰہی میں بسر کرنا دنیا بھر کی سب لذّتوں سے زیادہ سب مسرتوں سے بڑی مسرّت ہے یہ وہ لذّت ہے جس نے انبیاء اور ان کے پیروکاروں کو شدید مصائب برداشت کرنے پر مجبور کیا۔ یہ وہ لذّت ہے جس نے جماعت احمدیہ کے واقفین مربیان کو ہزاروں میل دُور بیوی بچوں سے علیحدہ رہنے پر مجبور کیا اور ایک لمحہ بھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے۔ بعض ایسے مربیان تھے جو دس دس بارہ بارہ سال کے بعد واپس آئے۔ جس بیوی کو جوان چھوڑ گئے تھے وہ واپسی پہ بوڑھی ہو چکی تھی۔ جو بچّے پالنے میں چھوڑ گئے تھے انہوں نے جوانی تک باپ کی شکل بھی نہ دیکھی تھی۔ یہ قربانیاں کیوں دی گئیں۔ یہ کلفتیں اور یہ مصائب ہنستے کھیلتے پوری بشاشت اور پوری لذت کے ساتھ کیوں برداشت کئے گئے۔ اس لئے اور صرف اس لئے کہ وہ محبوبِ حقیقی راضی ہو جائے۔ جو سب محبوبوں سے زیادہ محبوب اور سب پیاروں سے زیادہ پیارا ہے۔ جس کی چشمِ کرم کا ایک اشارا ساری کلفتوں کو لذّتوں میں بدل دیتا ہے۔ جس کی محبّت کا ایک لمحہ سینکڑوں سال کی زندگیوں پر بھاری ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ واقفین زندگی جو مولا کریم کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کرے کہ ہر احمدی گھرانے میں کم از کم ایک واقفِ زندگی ضرور ہو۔ جس گھر میں ایک سے زائد ہوں اس کی خوش بختی میں تو کسی کو شک ہی نہ ہوگا۔

اے مولا کریم رحیم و رحمان ہر احمدی گھر کو اس لذّت سے معمور کر دے۔ بھرپور کر دے۔ اپنی محبّت ہر دل میں گاڑ دے۔ اپنا پیار ہر کسی کو عطا کر۔ اے اللہ تُو ایسا ہی کر۔

مُنصف پہ اعتماد ہے تسکینِ دل کا راز
بن جاتی ہے وگرنہ حقیقت بھی اِک مجاز
ربُّ الوریٰ سے اپنی شب و روز ہے دعا
کر دے وہ سرخروئی سے ہم سب کو سرفراز

ابوالاقبال

اے شافئ مطلق پیارے خدا

پنچھی پردیسی بنجارے سب تیرے دوارے آئے ہیں
اے ربّا ہم مایوس نہیں۔ مایوس نہیں گھبرائے ہیں

بازوشَل دُنیا اندھیاری ہے اور بادل بھی چھائے ہیں
اور کاشانے کے تنکے بھی آندھی کی زد پہ آئے ہیں

ایسے سمے جب دل کا آنچل غم سے بوجھل ہو جائے
ایسے سمے جب آس کا پنچھی آنکھ سے اوجھل ہو جائے

ایسے سمے جب رُوپ کی دھارا پھیلا کاجل ہو جائے
ایسے سمے جب نیناں برسیں دھرتی جَل تھَل ہو جائے

قطرہ قطرہ خُون آنکھوں سے بہہ کر فرش پہ گر جائے
دل سے کوئی آواز اُٹھے اور سیدھی عرش سے ٹکرائے

جب ساتھی ساتھی رنجیدہ جب ساتھی ساتھی گھبرائے
جب نیناں نیناں روتے ہوں جب لرزیں پلکوں کے سائے

جب سارے سہارے ٹوٹیں! دُعا کا ایک سہارا جاتا ہے
جب عرش سے کوئی نُور کا دھارا دل میں بسیرا پاتا ہے

جب بکھرا سازِ ہستی بھی مربوط بہت ہو جاتا ہے
تب ایسے سمے پھر ہر اک دل مضبوط بہت ہو جاتا ہے

تب ایسے سمے بھگوان کی کرپا دھارس اک بندھواتی ہے
تب ایسے سمے اک درشن پیاسی ہاتھ دُعا کو اٹھاتی ہے

تب ہاتھ دُعا کو اٹھاتی۔ آنکھوں سے برکھا برساتی ہے
ہے اپنے جنُوں پہ ناز اُسے ربّ سے باتیں منواتی ہے

جیون کے کھیون ہارے خدا اک تیرا سہارا باقی ہے
اے شافئ مطلق پیارے خدا اک تیرا سہارا باقی ہے

ہر دل کو قرار آجائے گا اک تیری نظر ہی کافی ہے
بیمار شفاء پا جائے گا اک تیری نظر ہی کافی ہے

اب تیری طرف ہی نظریں ہیں تو نظرِ کرم رکھنا ہم پر
غم سہنے کی اب تاب نہیں اے ربِّ صمد جھکنا ہم پر

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسحٰق

ملائکہ

تیسری دلیل۔ جیسا کہ ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں راستبازوں کی شہادت پیش کی جاتی ہے۔ اسی طرح ملائکہ کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے بھی راستبازوں کی متفقہ شہادت ہی کو پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ جب ہم دنیا میں بڑی سے بڑی بات صرف دو چار بھلے مانس سچے آدمیوں کے کہنے سے مانتے ہیں اور اہم سے اہم امر کا فیصلہ صرف معدودے چند گواہوں کی شہادت پر کیا جاتا ہے اور صرف ایک دو آدمیوں کے کہنے پر ایک شخص کو قتل بھی کر دیا جاتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ تمام دنیا کے راستبازوں کی متفقہ شہادت کو رد کر دیا جاوے۔ اور ان کی شہادت کو پایۂ صداقت سے گرا ہوا سمجھا جاوے اور راستباز بھی معمولی راستباز نہیں۔ بلکہ صداقت کے ایسے بھوکے اور سچائی کے ایسے پیاسے کہ راستبازی کی خاطر مصیبتیں جھیلیں۔ وطن سے بے وطن کئے گئے جان کے لالے پڑ گئے۔ یہاں تک کہ بہت سے قتل کر دیئے گئے۔ مگر سچائی سے منہ نہ موڑا۔ اور صداقت کے دامن کو ہاتھ سے نہ دیا۔ ایسے بے نظیر راستباز متفق ہو کر جب ایک بات کا اقرار کریں تو اس کے ماننے پر ایک صحیح العقل انسان مجبور ہو جاتا ہے اور اس کے قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نظر نہیں آتا۔ یہ اتفاق ہی ہم فرشتوں کے وجود کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور دنیا کے سامنے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ مختلف قوموں میں مختلف زمانوں میں مختلف راستباز گذرے ہیں جو سب کے سب فرشتوں کے وجود کے اقراری تھے اور انہوں نے اپنے ذاتی تجربہ سے یہ اقرار کیا ہے کہ فرشتے ہیں اور وہ ہم سے ملے ہیں۔ ہمارا اور ان کا مکالمہ ہوا ہے۔ وہ ہمارے پاس خدا کا پیغام لائے ہیں۔ وقتاً فوقتاً انہوں نے ہمیں بشارتیں دیں۔ جو پوری ہوئیں اور ہمارے دشمنوں اور تاریکی کے فرزندوں کی ہلاکت اور تباہی کی پیش خبریوں سے ہمیں مطلع کیا اور وہ سب باتیں حرف بحرف صحیح نکلیں۔ غرض راستبازوں کی متفقہ شہادت فرشتوں کے وجود کو ثابت کر رہی ہے۔

توراۃ کو دیکھو۔ حضرت موسیٰؑ جابجا فرشتوں سے ملاقات کرتے ہم کلام ہوتے دیکھے جاتے ہیں۔ پھر بعد کے تمام اسرائیلی نبی اپنے اپنے زمانہ میں فرشتوں کے کلام کو سنتے اور ان کی بشارتوں اور دشمنوں کی تباہیوں کو سن کر دنیا میں شائع کرتے رہے۔ پھر اسرائیلی انبیاء میں آخری نبی مسیح ناصری کی گواہی بھی اس بات پر ہے۔ حضرت مسیحؑ کے پاس فرشتے آتے ہیں اور وہ ان سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ پھر ان کی والدہ گواہی دیتی ہیں کہ میرے پاس خدا کا فرشتہ آیا اور مجھے کہا کہ تو ایک بیٹا جنے گی اور اس کا نام یسوع رکھے گی۔ پھر ان کے خاوند یوسف نجار کو فرشتہ ملا اور رؤیا میں اس پر ظاہر ہوا۔ اور جو بشارت دی۔ وہ پوری ہوئی۔ پھر حواریوں پر وقتاً فوقتاً ملائکہ اپنا وجود ظاہر کرتے رہے۔ پھر جب اسرائیلی خاندان سے نبوت منقطع ہو کر اسماعیلی گھرانے میں داخل ہوئی تو سید الرسلؐ مبعوث ہوئے اور آپ کی بعثت کی ابتداء ہی ایک فرشتہ کے ذریعہ ہوئی۔ پھر بہت سے موقعوں پر فرشتے آپؐ کے پاس آئے۔ غموم ہموم کے وقت آپؐ کو تسلی دی۔ آپؐ کے ساتھ ہمکلام ہوئے۔ آپؐ نے اپنی آنکھوں سے ان کو تمثیل کے رنگ میں دیکھا۔ بارہا ان سے ملاقات کی۔ پھر اس کے بعد آپؐ کی امت کے بڑے بڑے اولیاء راستباز صادق گواہی دیتے رہے ہیں۔ کہ ملائکہ ہیں کیونکہ وہ ہم سے ملے اور انہوں نے ہم پر اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ غرض دنیا میں مختلف قوموں اور مختلف زمانوں کے راستبازوں اور کامل راستبازوں کا اس بات پر اتفاق ہے اور وہ اپنے تجربہ سے متفق ہو کر شہادت دیتے ہیں کہ فرشتے ایک نورانی اور ان مادی آنکھوں سے اوجھل ایک ہستی ہیں۔ جو تمثلانہ رنگ میں کبھی کبھی ان آنکھوں سے بھی نظر آجاتے ہیں۔ وہ خدا کا کلام بندوں تک لاتے ہیں۔ بندوں کو نیک کاموں کی تحریک کرتے ہیں۔ انبیاء اور اولیاء اور خدا کے پیارے بندوں سے ان کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ سو ملائکہ کے وجود کی تیسری دلیل راستبازوں اور صادقوں کی ایک زبردست گواہی ہے۔ کیونکہ اگر سچی شہادت اور صادق کی گواہی کا انکار ہو سکتا ہے۔ تو دنیا کا کارخانہ کبھی نہیں چل سکتا اور نہ ہم دنیا میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ تمام عدالتیں بند کرنے کے قابل اور تمام قوانین اور قواعد دریا برد ہونے کے لائق ہیں نہ کسی مجرم کو سزا دینی چاہیئے۔ نہ کسی محنت کرنے والے کو صلہ۔ نہ بیٹا باپ کی بات مانے۔ نہ بیوی خاوند کی بات پر اعتبار کرے۔ نہ حاکم کے قول کا محکوم کو یقین ہو۔ نہ محکوم کی باتوں پر حاکم کا اعتقاد۔ چند روز ہی میں دنیا کا کارخانہ درہم برہم ہو جاوے اور علم تاریخ بالکل باطل ہو جاوے اور اس سے بھی آگے بڑھیں تو کوئی لڑکا نہ کہہ سکے کہ فلاں شخص میرا باپ ہے اور نہ باپ ہی منہ سے نکال سکے کہ فلاں لڑکا میرا لخت جگر کیونکہ یہ تمام امور صرف شہادت پر قائم ہیں اور شہادت بھی صرف ایک دیانتدار عورت کی۔

سو اگر دنیا کے لاکھوں راستبازوں اور صاحب تجربہ صادقوں کے کہنے پر بھی تم کو فرشتوں کے وجود کا اعتبار نہ آوے گا۔ تو تم اپنے بیٹے کو ولد الحلال کہنے کی صرف ایک عورت کی گواہی پر کس طرح جرأت کرو گے۔

چوتھی دلیل

دنیا میں کوئی فعل بغیر کسی فاعل کے نہیں ہوتا اور کوئی صنعت بغیر کسی صانع کے ظہور پذیر نہیں ہوتی۔ ادنے سے ادنے چیز کو لو اور معمولی سے معمولی واقعہ پر نظر ڈالو۔ کوئی چیز اور کوئی واقعہ بغیر کسی علت کے وقوع میں نہیں آتا اور دنیا میں ہر سانحہ اور حادثہ کا کوئی نہ کوئی پیدا کرنے والا اور صفحۂ ہستی پر ظاہر کرنے والا ہوتا ہے اسی اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم فرشتوں کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور بعض واقعات کی علت ملائکہ کو یقین کرتے ہیں۔ دیکھو ایک انسان ایک وقت اپنے بُرے ہمصحبتوں میں بیٹھا ہوا انہیں کے سے اعمال میں گرفتار اور مشغول ہوتا ہے، مگر اچانک بجلی کی طرح بعض دفعہ اس کے دل میں نیکی کی تحریک ہوتی ہے اور وہ ان بدیوں کے چھوڑنے کی ایک زبردست تحریک اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ حالانکہ کوئی خارجی محرک نہیں ہوتا۔

نہ اس مجلس میں کوئی واعظ ہے نہ اہل مجلس ہی ان بدیوں سے روکنے والے۔ بلکہ وہ تو بدی کی طرف مائل کرنے والے ہوتے ہیں۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کے پھر دل میں ایک زبردست تحریک پیدا ہوتی ہے اور چونکہ کوئی فعل فاعل کے اور تحریک بغیر محرک کے نہیں ہوتی۔ اس لئے ہمیں مجبوراً تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس تحریک کا بھی کوئی محرک ہے اور ان بدیوں میں گرفتار آدمی کو نیکی کی طرف توجہ دلانے والی بھی کوئی ہستی ہے اور اسی ہستی کو اصطلاح میں ملائکہ کہتے ہیں اور ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کام سپرد ہے کہ وہ اس کے بندوں کو نیک کاموں کی ترغیب دیں اور بدی میں گرفتاروں کو نیکی کی تحریک کریں۔ غرض یہ جو بیٹھے بیٹھے بغیر کسی ظاہری محرک کے اچانک انسان کے دل میں نیک کام کرنے اور لوگوں سے حسن سلوک کرنے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ یہی فرشتوں کے نورانی وجود کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ اگر فرشتوں کو اس نیکی کا محرک نہ مانا جائے تو پھر اور کون محرک ٹھہر سکتا ہے۔ کیا کوئی انسان محرک ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں کیونکہ بُری مجلس میں تو اہل مجلس برائیوں کی تحریک کرتے ہیں مگر پھر ایک شخص کو ان میں سے نیکی کی تحریک کا ہونا انسانی تحریک کس طرح قرار دی جا سکتی ہے۔

اگر کہو کہ دماغ میں خود خیال پیدا ہوا۔ اور خود انسانی دماغ ایسی تحریکوں کا محرک ہوتا ہے۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جب ایک بری مجلس میں ایک شخص کو نیکی کی تحریک ہوتی ہے تو تحریک کے وقت سے پہلے بھی تو اس شخص کا دماغ موجود تھا۔ مگر پہلے تحریک نہیں ہوئی۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ دماغی تحریک نہیں۔ کیونکہ دماغ تو تحریک سے پہلے بھی اپنا کام کر رہا تھا۔ پہلے کیوں نہ تحریک کی۔ بلکہ تحریک سے پہلے تو دماغ بھی بدیوں میں ممد تھا اور برائیوں کے نئے نئے طریقے سکھاتا تھا۔ اس لئے معلوم ہوا کہ نیکی کی اچانک تحریک کا محرک دماغ نہیں ہوتا۔ سو ملائکہ کے وجود کی چوتھی زبردست دلیل کے لئے ہم نیکی کی تحریک کو پیش کرتے ہیں اور فرشتوں کے ایک منکر کو ہم کہتے ہیں کہ ملائکہ وہ نورانی ہستیاں ہیں۔ جو انسانوں کو نیکی اور عمدہ کاموں کی وقتاً فوقتاً تحریک کرتی ہیں اور جو شخص ان پر عمل کرتا ہے اور ان کی تحریکوں سے متاثر ہو جاتا ہے۔ اس سے ان فرشتوں کا تعلق قائم ہو جاتا ہے اور وہ آئے دن اسے نیک تحریکیں کرتے ہیں اور جوں جوں وہ شخص ان پر عمل کرتا ہے۔ توں توں وہ بھی تحریکوں میں زیادہ زور دیتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایسا شخص بدیوں سے بالکل پاک صاف ہو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

غانا میں سیاسی فضا

ڈاکٹر کوامے انکروما اور اس ساتھی سیاست دانوں کی شب وروز اور سالہا سال کی کوششوں کے بعد غانا کو ۱۹۵۷ء میں آزادی ملی تھی۔ لیکن اس کے بعد حالات جلد جلد بدلتے رہے۔

انکروما دورے پر مصر گئے ہوئے تھے کہ ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ اور فوجی برسر اقتدار آگئے۔ اس کے بعد ایک دفعہ پھر جمہوریت کا دور آیا۔ لیکن اس جمہوریت کے دور سے پہلے غانا کے موجودہ سربراہ حکومت رالنگز نے ایک فوجی دستہ ترتیب دیا تھا۔ جسے ریوولیوشنی کونسل کہا گیا اور جس نے پہلے فوجیوں کو اقتدار سے ہٹا کر خود اقتدار سنبھال لیا اور ۱۹۷۹ء میں جمہوریت کو دوبارہ قائم تو کر دیا لیکن یہ کہہ کہ یہ جمہوری حکومت عارضی ہے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ وہ دوبارہ زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔ اس جمہوری حکومت کے سربراہ ہلالیمان تھے۔ (HILLA LIMAN) تھے۔ اور یہ بات یوں سچی ثابت ہوئی کہ اکیس مہینوں کے بعد رالنگز نے دوبارہ اقتدار حاصل کر لیا یہ ۱۹۸۱ء کی بات ہے۔ ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۱ء کو رالنگز نے دوبارہ اقتدار حاصل کیا تھا۔ اور اس وقت سے لے کر اب تک وہ برسر اقتدار ہیں اس عرصے میں کہا جاتا ہے کہ کم از کم بارہ دفعہ ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی گئی لیکن ان کے مخالفین کہتے ہیں کہ ہمیشہ انہوں نے سخت سے سخت تر قوانین بنا کر اپنے آپ کو اقتدار پر محفوظ رکھا۔ انہوں نے بہت سے لوگوں کو جو حزب اختلاف سے تعلق رکھتے تھے۔ حراست میں لیا اور ان پر مقدمہ چلائے بغیر ان کو قید خانوں کی سلاخوں کے پیچھے رکھا۔ اب وہاں یہ قانون بھی نافذ ہے کہ اگر کسی شخص کا پتہ نہ چلے تو اس کے متعلق عدالت کو رپورٹ کر کے تحقیقات بھی نہیں کروائی جا سکتی۔ لندن کی ایمنسٹی انٹرنیشنل نے حال ہی میں ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ گذشتہ دس سال میں رالنگز کی حکومت نے انسانی حقوق کی متعدد خلاف ورزیاں کی ہیں ایمنسٹی کی رپورٹ کے مطابق اس وقت ایک سو سیاسی قیدی قید خانوں میں پڑے ہیں۔ اگرچہ حکومت کے وزیر داخلہ اس بات کو کلی طور پر مسترد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ محض پراپیگنڈہ کا اثر ہے کہ ایمنسٹی نے ایسی رپورٹ تیار کی ہے۔ ان کے خیال میں رالنگز کی دس سالہ حکومت غانا کے لئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے۔ دلیل کے طور پر وہ یہ بات بھی پیش کرتے ہیں کہ ورلڈ بنک اور عالمی مانیٹری فنڈ اور ان کے علاوہ مغربی ممالک نے بھی غانا کی حکومت کی کارکردگی کو سراہا ہے۔ اور اسے انتہائی کامیاب بتلاتے ہوئے ایک مثالی حکومت کے طور پر پیش کیا ہے۔ اور ان سب نے غانا کی مالی امداد کی ہے۔ لیکن بہر حال اب عوام الناس کے جذبات کے اظہار سے پتہ چلتا ہے کہ رالنگز کو زیادہ دیر تک اقتدار پر نہیں رہنے دیا جائے گا۔ مظاہرے ہوں گے جلسے اور جلوس ہونگے لوگ اپنی جانوں کا نذرانہ دیں گے اور اس طرح موجودہ حکومت کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ان تمام خطرات کے پیش نظر رالنگز نے کہا ہے کہ وہ دسمبر ۱۹۹۲ء میں دستوری حکومت کا قیام عمل میں لے آئیں گے۔ ایک نئی کنسلٹیٹو اسمبلی CONSULTATIVE جو ملک کا دستور بنائے گی اور جس کے اراکین کی تعداد ۲۵۸ ہے قائم کر دی گئی ہے۔ لیکن نہیں کہا جا سکتا کہ اس اسمبلی کو پوری طرح کام کرنے دیا جائے گا یا نہیں۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ لوگ اب کسی صورت بھی رالنگز یا اس کی پالیسیوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اسرائیل کیلئے قرضہ

مشرق وسطیٰ امن کانفرنس ابھی جاری ہے اور عربوں کے مطالبے کے باوجود اسرائیل نئی آبادیاں بھی بناتا چلا جا رہا ہے۔ گذشتہ ایام میں اسرائیل نے امریکہ سے ۲۰ بلین ڈالر کی مدد مانگی تھی۔ جو ساری کی ساری نہیں تو اس کا اکثر حصہ ان آبادیوں کے لئے استعمال کیا جانا تھا۔ لیکن امریکہ نے مشرق وسطیٰ امن کانفرنس کی کامیابی کی توقعات رکھتے ہوئے اسرائیل سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ ان آبادیوں کی تعمیر نو بند کرے۔ اسرائیل نے سختی سے اس بات کو مسترد کر دیا لیکن اب گذشتہ ایام میں اتنا اس نے ضرور کہا ہے کہ اگر اسے دس ارب امریکن ڈالر مل جائیں تو وہ ان آبادیوں کی تعمیر کو کسی حد تک آہستہ کر دے گا۔ یعنی اتنی تیزی سے تعمیر نہیں کریگا۔ جتنی اگر اسے بیس ارب ڈالر مل جاتے۔ یہ بات بھی امریکہ کے لئے تسلی بخش نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت امریکہ کے سامنے مشرق وسطیٰ کے سلسلے میں سب سے زیادہ اہم بات اس کانفرنس کی کامیابی ہے جو مشرق وسطیٰ میں امن قائم کرنے کے لئے میڈرڈ، واشنگٹن ماسکو میں منعقد کی جا چکی ہے اور آئندہ واشنگٹن میں منعقد کئے جانے کا امکان ہے۔ اور اس کانفرنس کی کامیابی کے سلسلے میں ایک شرط جو عربوں کی طرف سے اصرار کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ اسرائیل فوری طور پر یہ تعمیرات بند کرے۔ امریکہ کے مقاصد چاہے کچھ ہی ہوں اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا مقصد صرف مشرق وسطیٰ میں امن ہے وہ بہر حال اس بات پر اصرار کر رہا ہے کہ عربوں کے اس مطالبے کا مثبت جواب دیا جانا چاہئے۔ اور ان آبادیوں کی تعمیرات رک دینی چاہئیں امریکہ اور اسرائیل کی اس سلسلے میں آپس میں گفت وشنید ہوتی رہتی ہے۔ اسرائیل زیادہ تر اس بات پر زور دیتا ہے کہ وہ یہودی جو سوویت یونین سے اسرائیل آئے ہیں ان کی رہائش گاہوں کی ذمہ داری اسرائیلی حکومت پر ہے اور اس ذمہ داری کو صرف اور صرف اسی طرح پورا کیا جا سکتا ہے کہ مقبوضہ علاقوں میں ان کے لئے آبادیاں تعمیر کی جائیں۔ اس بات کی مخالفت کرنے والوں کا خیال یہ ہے کہ اگر سوویت یونین سے یہودی بلائے ہی گئے ہیں تو انہیں اسرائیلی آبادیوں میں جگہ دینی چاہئے۔ چاہے وہ کتنی ہی گنجان کیوں نہ ہو جائیں۔ لیکن اس خطہ زمین پر جو حقیقی طور پر اسرائیل کا نہیں ہے اور جو اگر آج واپس نہ کیا جائے تو کل واپس کرنا پڑے گا۔ وہاں یہ تعمیرات کیوں کی جا رہی ہیں۔ امریکہ سے جو امداد طلب کی جا رہی ہے وہ اس خیال سے یا اس خیال کے اظہار سے طلب کی جا رہی ہے کہ ان یہودیوں کی امداد کرنی ہے۔ اگرچہ اس بات کو واضح نہیں کیا جا رہا کہ یہ امداد تعمیرات کے علاوہ کاموں پر خرچ کی جائے گی۔ لیکن بہر حال کچھ رقم دیگر امور پر خرچ ہو گی اور اس کا بہت سا حصہ ان کے لئے گھر بار تیار کرنے پر خرچ کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اب گفت وشنید کے نتیجہ میں امریکہ اس بات کے قریب تر آگیا ہے کہ وہ دس بلین ڈالر کی رقم دو بلین ڈالر سالانہ کے حساب سے پانچ سالوں میں ادا کریگا۔ اسرائیل کو اس بات پر اصرار ہے کہ یہ رقم اس رنگ میں ملنی چاہئے کہ اس کے کام جاری رہ سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ کام جاری کیا جائے اور رقم کے انتظار میں پھر اس کو تعطل میں ڈالنا پڑے۔

جنوبی افریقہ اور قرضے

جنوبی افریقہ کی افریقن نیشنل کانگریس کے لیڈر نیلسن منڈیلا نے کہا ہے کہ جب تک جنوبی افریقہ پر سے تمام پابندیاں اٹھا نہیں لی جاتیں وہ اور ان کی انتظامیہ اس بات کے حق میں نہیں ہیں کہ جنوبی افریقہ مختلف ممالک سے قرضے حاصل کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئندہ قائم ہونے والی غیر نسلی حکومت وہ قرضے تو ادا کرنے کی ذمہ دار ہو گی جو ۱۹۸۶ء جب کہ جنوبی افریقہ پر پابندیاں لگائی گئی تھیں سے پہلے لئے گئے تھے لیکن انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ نہیں کیا کہ اگر اب قرضے لئے گئے تو وہ بھی آئندہ کی حکومت قابل ادائیگی سمجھے گی یا نہیں۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ نیلسن منڈیلا تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ اب جو قرضے لئے جائیں گے ان کی ادائیگی کے لئے نئی حکومت اپنے آپ کو ذمہ دار قرار نہیں دے گی۔ انہوں نے کہا کہ جس بات کو ہم کسی طرح بھی تسلیم نہیں کر سکتے وہ یہ ہے کہ موجودہ جنوبی افریقہ کی حکومت بیرونی ممالک کی مالی تنظیمات سے کوئی ایسے معاہدے کر لے جو اس پر لگائی گئی پابندیوں کو ناکارہ بنا دیں مقصد یہ ہے کہ پابندیوں کا بوجھ پوری طرح جاری رہنا چاہئے تاکہ تبدیلی کی جو ہوا جنوبی افریقہ میں چلی ہوئی ہے وہ چلتی ہی رہے اور نہ صرف یہ کہ چلتی رہے بلکہ زیادہ تیز ہو جائے۔ تاکہ جمہوری عمل کو قریب سے قریب تر لایا جا سکے۔ ایک شخص ایک ووٹ کی پالیسی پر عمل درآمد کرتے ہوئے وہاں انتخابات کروائے جائیں اور نئی حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ نیلسن منڈیلا کے خیال میں اگر جنوبی افریقہ کی حکومت کو قرضے ملتے رہے تو پابندیوں کا اثر یکسر زائل ہو کر رہ جائے گا۔ جو ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔ خاص طور پر ملک کی اکثریتی آبادی (سیاہ فام لوگوں)

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کلامِ گوہر

حضرت مولانا محمد ذوالفقار علی خان صاحب گوہر جو داغ دہلوی کے شاگرد تھے اور محمد علی جوہر اور شوکت علی کے بھائی، کا چیدہ چیدہ کلام آپ کے صاحبزادے پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے "کلامِ گوہر" کے نام سے شائع کیا ہے۔ کتاب کا آغاز حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مکتوب گرامی سے کیا گیا ہے۔ جس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک مکتوب گرامی ہے۔ جس میں حضور انور نے فرمایا آپ کے والد بزرگوار کے پاکیزہ کلام کی اشاعت سلسلہ کے لٹریچر میں گراں قدر اضافہ ہوگا"۔

"تعارف" کے طور پر محترم مولانا موصوف کے حالات زندگی خاصی تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ ان حالات میں پیدائش اور تعلیم ملازمت۔ قادیان میں سکونت اور خدمت سلسلہ کا دور۔ سیرت اور خصائل۔ دلچسپیاں۔ احمدیت سے تعارف اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے پہلی ملاقات۔ دعوت الی اللہ کا شوق۔ امتیازی خصوصیات۔ پاکستان میں آمد اور وفات کے بعد آپ کے کلام کا انتخاب شروع ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت امام جماعت (الرابع) نے فرمایا "یہ کلام سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں ایک نہایت گراں قدر اضافہ ہے"۔

پروفیسر صاحب عرض حال میں لکھتے ہیں "والد محترم حضرت مولانا ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر کے کلام کا ایک انتخاب شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں کسی شاعر کے کلام کا انتخاب بڑا مشکل امر ہے۔ صحیح معنوں میں تو یہ کام شاعر خود ہی کر سکتا ہے لیکن اگر کسی وجہ سے وُہ خود نہ کر سکا ہو تو پھر ایک اچھا شاعر وادیب بھی اس کا کچھ حق ادا کر سکتا ہے۔ راقم الحروف نہ تو شاعر ہے نہ ادیب اس لئے پیش کردہ مواد اور اس کی ترتیب میں خامیاں رہ جانا قدرتی امر ہے۔ اپنی بے بضاعتی کے باوجود خاکسار نے اسی کام کا بیڑا اس لئے اٹھایا کہ اگر ایسا نہ کرتا تو اس امر کا قوی احتمال تھا کہ پھر یہ کام سرے سے ہی رہ جاتا۔

۱۹۴۷ء میں والد صاحب محترم دہلی میں مقیم تھے۔ تقسیم ملک کے باعث جو حالات پیدا ہوئے ان کی وجہ سے انہیں فوری طور پر اس شہر کو چھوڑنا پڑا۔ افراتفری کے عالم میں اس وقت جو چیز اٹھائی جا سکی اٹھالی گئی۔ باقی سامان حوالہ بخدا کر دیا گیا۔ والد صاحب چھوٹی چھوٹی پتلی سی نوٹ بکوں پر اشعار لکھنے کے عادی تھے۔ اس لئے ان کا کلام بہت سی بیاضوں پر پھیلا ہوا تھا۔ گھبراہٹ کے عالم میں ان سب کا سمیٹنا اور ساتھ لے جانا بے حد دشوار تھا نتیجہ یہ ہوا کہ جو فوری طور پر ہاتھ لگیں وہ رکھ لیں اور باقی دوسرے سامان کے ساتھ وہیں رہ گئیں۔ پاکستان پہنچنے کے بعد بھی حالات نامساعد رہے اور کلام کی اشاعت کی کوئی سبیل پیدا نہ ہو سکی۔ والد صاحب کی وفات کے بعد بعض عزیزوں نے اس کی اشاعت کے سلسلہ میں کچھ دلچسپی ظاہر کی لیکن بوجوہ وہ اس کام کو سرانجام نہ دے سکے۔ کئی ہاتھوں میں سے گزرنے کے بعد بالآخر ۱۹۸۹ء میں جب یہ ذخیرہ مجھے ملا تو مَیں نے ۱۹۱۴ء سے ۱۹۴۴ء تک کے الفضل اخبار کے فائلوں کو دیکھا اور وہاں سے کچھ مطبوعہ کلام جمع کیا۔ والد صاحب کا کلام تو سلسلہ کے کئی اخبارات و رسائل میں شائع ہوتا رہا ہے لیکن کمزوریٔ صحت کے باعث ان کی ورق گردانی نہ کی جا سکی۔ تاہم جو تھوڑی بہت کوشش ہو سکی اس کے نتیجہ میں قریباً دس ہزار اشعار کا مجموعہ تیار ہو گیا۔ اتنے بڑے مجموعہ میں سے اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق ایک انتخاب شائع کیا جا رہا ہے تاکہ والد صاحب کی دیرینہ خواہش کسی حد تک پوری ہو۔

والد صاحب کے کلام کو پڑھ کر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جماعتِ احمدیہ میں شمولیت کے بعد ان کی شاعری نے ایک خاص رخ اختیار کر لیا۔ عام شعراء کی طرح انہوں نے گل و بلبل، ساغر و مینا اور فرضی محبوبہ کے حسن و جمال کی داستانوں کو موضوعِ سخن نہیں بنایا۔ بلکہ خدمتِ دین ان کا مقصد رہا۔ ان کی توجہ اکثر و بیشتر قومی مسائل، مذہبی امور اور جماعتی تقریبات پر مرکوز رہی۔ ان کی غزلوں میں بھی مذہبی رجحان کی جھلک پائی جاتی ہے۔ انہوں نے فارسی میں بھی کچھ طبع آزمائی کی ہے۔ مگر بہت کم۔ اسی طرح بعض انگریزی نظموں سے متاثر ہو کر ان کو اردو کا جامہ پہنایا ہے لیکن چونکہ یہ چیز ان کے مقصد سے دور تھی۔ اس لئے کوئی خاص توجہ اس طرف نہیں کی۔ اس انتخاب میں شائد مرثیوں کا عنصر نسبتاً کچھ زیادہ محسوس ہو۔ لیکن ایسا اس لئے کیا گیا کہ بزرگوں کا تذکرہ ہماری تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ آج کے دور میں پرانے بزرگوں کے حالات و واقعات سے نئی نسل کو روشناس کرانا نہ صرف مفید بلکہ ضروری ہے۔ کلام سے قبل والد صاحب کے مختصر حالاتِ زندگی بھی بطور تعارف شامل اشاعت کئے ہیں امید ہے کہ قارئین کے لئے دلچسپی کا موجب ہوں گے"۔

کتاب مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ہی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ آپ سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج قادیان و ربوہ ہیں اور ربوہ ہی میں رہائش پذیر ہیں۔ کتاب کے ناشر کلیم اللہ خان میری لینڈ امریکہ ہیں۔ قیمت غالباً ۳۵ روپے۔ غالباً اس لئے کہ کتاب پر قیمت درج نہیں ہے ایک ملاقات میں محترم پروفیسر صاحب نے اس قیمت کی طرف اشارہ کیا تھا۔ ۲۸۶ صفحات کی سفید کاغذ پہ اچھے ٹائٹل کے ساتھ شائع شدہ کتاب کی یہ قیمت گویا مفت ہی حاصل کر لینے کے مترادف ہے۔ کتاب دیدہ زیب بھی ہے اور ایمانی جذبات میں ایک نہایت خوشگوار ہیجان پیدا کرنے والی بھی۔ امید ہے اس کتاب کے قارئین اس سے لطف اندوز بھی ہوں گے اور استفادہ بھی کریں گے۔

کس نے کیا کہا

دل کی بیماریاں۔ جنگ فورم میں پروفیسر اشفاق احمد خان نے کہا۔ پاکستان کی نوجوان نسل میں دل کے والو کی خرابی کی بیماری بہت زیادہ ہے۔ اور جب تک ہماری زندگی کے اطوار اور معیار بہتر نہیں ہونگے اس میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ اور جب تک ماحول میں آلودگی رہے گی دل کی بیماریوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ بچپن میں گلے کی انفکشن کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے۔ بڑوں میں بھی دل کی بیماری بہت بڑھ رہی ہے اور تمام ترقی پذیر ممالک میں دل کی بیماری بڑھ رہی ہیں۔ البتہ جوان عورتوں میں دل کی بیماری کم ہے۔ لیکن مغرب میں جوان عورتوں میں دل کی بیماریاں بہت ہیں اس کی وجہ عورتوں میں سگریٹ نوشی اور برتھ کنٹرول کی گولیاں استعمال کرنا ہیں مغرب میں عورتیں برتھ کنٹرول گولیاں بہت استعمال کرتی ہیں۔ ہمارے ہاں شوگر کے مریضوں میں دل کی بیماریاں بڑھ رہی ہیں کیونکہ شوگر کی وجہ سے دل کی

نالیاں بہت متاثر ہوتی ہیں۔ اب تو ہمارے دیہات کے لوگ بھی ان بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں سگریٹ نوشی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس وجہ سے بھی دل کی بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔ مغرب میں پبلک جگہوں پر سگریٹ نوشی کی ممانعت کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہارٹ اٹیک کی وجوہات کو ختم کیا جا رہا ہے جب کہ ہمارے ملک میں اور اکثر ترقی یافتہ ممالک میں سگریٹ نوشی ایک فیشن بن چکا ہے۔ مغرب میں لوگوں نے کھانے کی عادات میں تبدیلی کر لی ہے۔ وہاں پر لوگ کھیلوں کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ مغرب میں دل کی بیماری کی تشخیص بہت پہلے ہو جاتی ہے۔ ہمارے پاس مریض اس وقت آتا ہے جب بیماری اپنا کام دکھا چکی ہوتی ہے۔ اور مریض کے ٹھیک ہونے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔ بائی پاس اور خون کی نالیوں کو کھولنے کے طریقوں کی وجہ سے اب باہر کے لوگوں نے دل کی بیماریوں پر بہت قابو پالیا ہے۔ ایسی جدید ادویات اور انجکشن آگئے ہیں جن کی وجہ سے دل کی بیماریوں اور دل کی نالیوں کو کھولنے اور ان میں خون جمنے کو روکا جا سکتا ہے۔ جب کہ ہمارے ہاں دل کی بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے سگریٹ نوشی کے خلاف حکومتی سطح پر اور عوام کی طرف سے بڑی مؤثر اور بھرپور مہم چلانی چاہئے۔

اسی جنگ فورم میں پروفیسر ڈاکٹر زبیر احمد صاحب نے کہا۔

ہمارے ہاں دل کی کئی اقسام کی بیماریاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس میں دل کی پیدائشی بیماریاں جن میں بچوں میں پیدائش سے قبل ہی کوئی نقص رہ جاتا ہے۔ دل کے پردے جو ایک دوسرے کو جدا کرتے ہیں ان میں سوراخ رہ جاتا ہے۔ یا خون کی نالیاں تنگ ہوتی ہیں یا ان کا غلط جگہ سے کنکشن

باقی صٓ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

مولانا قمرالدین صاحب

حضرت محترم مولانا قمرالدین صاحب فاضل سیکھوانی جنکا انتقال ۲۰، فروری بروز جمعرات ہُوا تھا۔ ان کے جسد خاکی کو بروز ہفتہ ۲۲، فروری بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دُعا کرائی۔

مولانا موصوف مئی ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کے حقیقی چچازاد بھائی تھے۔

آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ۲۲ء میں مولوی فاضل پاس کیا اور زندگی وقف کی جو حضرت فضل عمر نے قبول فرمائی۔ ۲۲ء تا ۲۴ء (دعوت الی اللہ) میں کام کیا۔ ۲۵-۲۶ء میں (مربیان) کلاس میں دو سال حضرت حافظ روشن علی سے خصوصی تعلیم حاصل کی۔ پھر تھوڑا عرصہ دفتر میں کام کیا۔ بعدہٗ ۲۷ء کے آخر میں حضرت فضل عمر نے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری بنا دیا۔ آخر ۲۷ء تا ۳۶ء تک اس عہدہ پر کام کیا ۳۷ء میں نظارت کے تحت مربیان کو لگایا گیا تو مولانا موصوف کو ضلع جھنگ مگھیانہ مربی سلسلہ تعینات کیا۔

۲۹ء میں حضرت فضل عمر کے ہمراہ بطور انچارج ڈاک سرینگر کشمیر تشریف لے گئے۔ وہاں چار ماہ مقیم رہے اس جگہ علاوہ حضور کی ڈاک کے جواب لکھنے کے خطبات جمعہ بھی نوٹ کر کے قادیان بھجواتے رہے جو الفضل میں شائع ہوتے تھے۔ سرینگر کے علاوہ شملہ۔ ڈلہوزی کے سفر میں ہم رکاب رہے۔ شملہ میں حضرت فضل عمر کشمیر کمیٹی کے اجلاس کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اس دوران باڑی پورہ کشمیر کے جلسہ پر بھی تشریف لے گئے۔ ۸/۹ سال اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کام کیا۔ اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق نظارت تعلیم و تربیت میں تبدیل ہوئے۔ عرصہ بیس سال سے زیادہ یہاں کام کیا۔

۳۸ء میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پہلے صدر چنے گئے اور یہ منفرد اعزاز حاصل کیا۔ ان کے والد محترم (حضرت میاں خیرالدین سیکھوانی) حضرت بانی سلسلہ کے ۳۱۳، رفقاء میں شامل تھے۔ جن کی مالی قربانی کا حضرت بانی سلسلہ نے ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ۲۹/۳۰، وضمیمہ اشتہار الانصار ۴ ۱ اکتوبر ۱۸۹۹ء اشتہار یکم جولائی ۱۹۰۰ء میں ذکر کیا ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ناظر تھے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد اسی طرح تینوں مقدس بھائیوں کے ساتھ انہیں کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان بزرگ ہستیوں سے عمدہ تجارب حاصل ہوئے۔

ستمبر ۱۹۷۲ء میں اعصابی بیماری کا حملہ ہُوا اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر ۳/۴ ماہ میں بکلی صحت یاب ہوئے۔ ۲، جون ۷۳ء کو بحالی صحت کے لئے کم و بیش ۳، ماہ لنڈن رہے۔ ۷۶ء میں ریٹائر ہوگئے۔ ریٹائر ہونے کے بعد بھی کم و بیش ۱۵، سال مزید خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق حاصل ہوئی اس دوران قاضی اور انچارج رشتہ وناطہ بھی رہے۔ علاوہ ازیں ذیلی تنظیم میں قائد تربیت قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ اور ناظم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ رہے۔

آپ عالم باعمل تہجد گزار خوش اخلاق مہمان نواز خادم سلسلہ تھے۔ بے حد صفائی پسند چہرہ پر ہمیشہ تبسم کھلتا نظر آتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے رحم و فضل سے نوازے۔

نیّر صبا

عبدالرؤف بھٹی

میرے پیارے بھائی جان عبدالرؤف بھٹی صاحب مورخہ یکم جنوری ۱۹۹۲ء بروز بدھ رات ۹ بج کر ۲۵ منٹ پر میو ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے۔ آپ بلڈ پریشر اور شوگر کے مریض تھے چنانچہ ۳۰ دسمبر کی رات انہیں بلڈ پریشر اور شوگر کے ساتھ سانس کی تکلیف شروع ہوگئی فوری طور پر انہیں میو ہسپتال داخل کرایا گیا۔ بیماری کے دوران ہی انہیں دل کا شدید حملہ ہُوا جو کہ جان لیوا ثابت ہُوا اور اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑی ہے میرے بھائی جان بہت نیک سیرت اور خوش اخلاق انسان تھے۔ ساری زندگی کسی کا دل نہیں دکھایا۔ بلکہ ہر چھوٹے بڑے کے مشکل وقت کام آتے تھے۔ باپ کا سایہ بھی سر پر نہیں تھا۔ اس لئے اپنے بھائیوں اور بہنوں سے بڑا ہونے کی وجہ سے باپ جیسا سلوک کرتے اور سر پر ہاتھ رکھتے۔ میں چونکہ سب بہن بھائیوں سے چھوٹی ہوں تو مجھے ماں باپ کے فوت ہو جانے کے بعد بہت شفیق پیار دیا اور سلوک کیا۔ جسے میں زندگی بھر فراموش نہیں کر سکتی۔

آخر میں میری تمام بہنوں اور بھائیوں سے دردمندانہ اپیل ہے کہ آپ ہم سب اہل خانہ خصوصًا میرے لیئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھائی کی موت پر صبر جمیل عطا کرے اور پیارے بھائی کو اپنے حضور اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے اور ہر سہن ان سے راضی ہو۔

ملک انور احمد

ملک سعید احمد

مکرم ملک سعید احمد صاحب آف کھارہ ابن مکرم ملک عطاء محمد صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جامکے چیمہ حال دارالرحمت شرقی ربوہ (ب) مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو اپنی بیوی اور بچی کو سپر ایکسپریس پر سوار کر کے گاڑی سے اترتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوگئے اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

محترم بھائی ملک سعید احمد صاحب نہایت ہی نیک طبع اور سلیم القلب انسان تھے۔ ان کا سلوک اپنے رشتہ داروں اور غیروں سے ایک مثالی تھا۔ کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کی۔ ہر ایک سے بہت اچھا سلوک تھا۔

سلسلہ احمدیہ اور امامت سے انتہائی محبت تھی۔ جب ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے پاکستان آئے تو جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ میں سکونت اختیار کی ۴۸-۱۹۴۹ء میں جہاد کشمیر کے لئے حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے رضاکارانہ طور پر کشمیر کی جنگ میں شمولیت کے لئے تحریک فرمائی کہ والدین اپنے نوجوان بیٹوں کو پیش کریں۔ اس پر ہمارے بڑے بھائی ملک حمید احمد صاحب نے محترم والد صاحب سے اپنا نام پیش کرنے کے لئے کہا لیکن ہمارے بھائی ملک سعید احمد صاحب نے بہت اصرار کیا کہ میں جاؤنگا اس لئے میرا نام پیش کریں چنانچہ محترم والد صاحب نے ان کے اصرار پر ان کا نام پیش کر دیا اور کشمیر کی جنگ میں فرقان فورس بٹالین میں شامل ہو کر نہایت تندہی اور دلیری سے اپنی ڈیوٹی دیتے رہے۔ جب اپنا وقت گذار کر محاذ سے واپس آئے تو کچھ عرصہ بعد پھر بلا لیا گیا۔ اور دوبارہ واپس فرقان فورس بٹالین میں شامل ہوگئے۔ ان کی خدمات کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی طرف سے خوشنودی کے سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں ایئر فورس میں تمغہ حاصل کیا۔ ریٹائر ہونے کے بعد ربوہ مقیم ہو کر ہمیشہ ربوہ ہی کے ہوگئے۔

محترم بھائی صاحب نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ اس عظیم حادثہ اور شدید صدمہ کے موقع پر بچیوں اور بھابی صاحبہ نے نہایت صبر اور استقامت کا نمونہ پیش کیا۔ تمام احباب محترمہ بھابی صاحبہ اور بچیوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور اپنی امان میں رکھے۔ اور محترم بھائی صاحب پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور برکت کی ہر لمحہ بارش برسائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

جاتا ہے اور جو شخص باوجود ملائکہ کی تحریک کے اُن پر عمل نہیں کرتا۔ تو ملائکہ کی طرف سے اسے دن بدن کم تحریکیں ہوتی ہیں اور ایک دن ایسا آتا ہے۔ کہ وہ محض شرارت مجسم بن جاتا ہے۔

غرض یہ بات ہر شخص کے تجربہ میں آتی ہے کہ بعض دفعہ بغیر کسی ظاہری محرک کے خود بخود اچانک نیکی کی تحریک ہوتی ہے اور چونکہ کوئی کام بغیر کسی علت کے نہیں ہوتا۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ کوئی نورانی ہستی اس خیر اور نیکی کی محرک ہے اور اسے ہی فرشتہ کہتے ہیں۔

ذیابیطس کے مریضوں کیلئے خوراک کے متعلق تجاویز

- یک ہی مقدار کے ۲ یا ۳ کھانے دن میں آہستہ اور چبا کر کھائیے۔
- زیادہ ریشے والے کھانے مثلاً بغیر چھنے آٹے کی روٹی۔ سبزی اور پھل وغیرہ کا استعمال کیجئے۔
- گھی۔ مکھن یا تیل میں پکے کھانوں سے پرہیز کیجئے۔
- چکنائی سے مبرا دودھ استعمال کیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم مولانا منور صاحب لکھتے ہیں:

آغاز ہی سے ۱۹۹۲ء کا سال بہت بابرکت معلوم ہو رہا ہے۔ قادیان کے تاریخی جلسہ سالانہ کی برکات اکناف عالم میں پھیلتی جا رہی ہیں۔ ہمارے مؤقر و محبوب روزنامہ الفضل نے بھی قادیان سے لوٹنے والے عشاق کرام کے دل موہ لینے والے تاثرات شائع کرکے ایمانوں کو جلا بخشی ہے۔ اگر جناب یوسف سہیل شوق صاحب کچھ اور فوجی احباب کا پتہ لگا کر ان کے چشمدید واقعات بھی ہم تک پہنچا سکیں۔ تو ہم ان کے ازحد ممنون ہونگے۔ محترم میجر حمید احمد کلیم صاحب کے مشاہدات کی تفصیل۔ ۲۸ جنوری ۱۹۹۲ء کے پرچہ میں چھپی ہے۔ نہایت حوصلہ افزا اور ایمان افروز ہے۔ ان حالات کو جمع کرنے کا یہی موقع ہے۔ عظیم تاریخی واقعات کے چشمدید گواہ اگر آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ تو آئندہ نسلیں ان سے ہمیشہ بے خبر رہیں گی۔ کچھ لوگ خود لکھنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ ان کے لئے جناب شوق نے جو طریق اختیار کیا ہے قابل ستائش ہے۔

الفاظ کی درستی کے سلسلہ میں آپ کا اعلان نظر سے گذرا۔ آج ہی کے پرچہ میں صد۳ کالم نمبر ۱ پر ہلال جرائت، کو ہول جرائت لکھا گیا ہے۔

مکرم میاں عبدالمجید صاحب۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ سے لکھتے ہیں:

حضرت امام جماعت اور افراد جماعت احمدیہ میں جو محبت اور خلوص کا رشتہ قائم ہے اُس کی مثال اس زمانہ میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔ امامت کی شکل میں اللہ تعالیٰ جماعت کو ایسی عظیم المرتبت شخصیتوں سے نوازتا چلا جا رہا ہے۔ جن کے شب و روز افراد جماعت کی دینی اور دنیوی فلاح و بہبود کے لئے وقف ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ برکاتِ روحانیہ سے وافر حصہ عطا فرماتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ظاہری علوم اور عقل و دانش کے کمالات سے نمایاں طور پر بہرہ ور کرتا ہے۔ ایسی بے مثال قیادت عطا کئے جانے پر جماعت جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کم ہے۔ حالاتِ موجودہ میں جب کہ حضور کی بیگم صاحبہ محترمہ کی علالت کی خبریں مل رہی ہیں تمام جماعت کا مضطرب اور بے چین ہونا ایک قدرتی امر ہے۔

قادرِ مطلق اور شافی خدا کی قدرت کے لئے بڑی سے بڑی بیماری کو دور کرنا کوئی انہونی بات نہیں۔ اس کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ کسی چیز کا مشکل یا آسان ہونا یہ تو ہماری سوچ کے پیمانے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کے سامنے بڑی سے بڑی مشکل بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

پس ہم سب افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز و انکسار سے گریہ و زاری کرتے ہیں کہ وہ شافی حضرت بیگم صاحبہ کو معجزانہ رنگ میں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ اور جماعت کو اس وجہ سے جو پریشانی ہے اسے اپنے فضل اور رحم سے دور فرمائے اور حضور کامل یکسوئی اور طمانیت قلب کے ساتھ اپنے اعلیٰ دینی مقاصد کے حصول میں مصروف عمل رہیں۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

ہو جاتا ہے۔ پھر ایک اور بیماری ہمارے ہاں بڑی اہم ہے۔ جوڑوں کا بخار۔ اس میں پہلے ایک خاص قسم کے جراثیم سے گلا خراب ہوتا ہے۔ اس کے بعد جوڑوں کی تکلیف ہوتی ہے اس میں کچھ لوگوں یا عام طور پر بچوں کے دل کے والو پر اثر پڑتا ہے۔ والو تنگ ہو جاتے ہیں یا لیک کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دل بڑھ جاتا ہے۔ پھر دل کے دورے کی بیماری عام ہے۔ یعنی ہارٹ اٹیک۔ ہارٹ اٹیک میں عام طور پر سینے میں درد اور بائیں بازو میں درد ہوتا ہے اور اچانک موت واقع ہو سکتی ہے۔ ہارٹ کی بیماری میں مریض ذرا سا بھی کام کرے تو اس کا سانس پھول جاتا ہے۔ اور زیادہ چلنے پھرنے سے اسے دل کی تکلیف ہوتی ہے بلڈ پریشر سے بھی دل پر بہت مضر اثرات پڑتے ہیں۔ بلڈ پریشر سے دل کا ایک حصہ پھیل بھی جاتا ہے۔ بلڈ پریشر کا جسم کے دوسرے اعضاء دماغ گردوں پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور فالج کا حملہ ہو سکتا ہے۔ دل کی دھڑکن تیز یا ہلکی ہو جائے تو اس سے مریض کی زندگی متاثر ہوتی ہے۔ شوگر سے دل کا مسل بھی متاثر ہوتا ہے۔ اور دل اپنا کام صحیح نہیں کر سکتا۔ دل کا کام خون کو پمپ کرنا ہے اگر وہ صحیح کام نہ کرے تو پھیپھڑوں میں خون اور پانی جمع ہونا شروع کر دیتا ہے اور سانس چڑھنا شروع کر دیتا ہے۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

کے مفاد میں نہیں ہے۔ اسی لئے انہوں نے ابھی سے یہ انتباہ جاری کر دیا ہے کہ اگر پابندیوں کے ختم ہونے سے پہلے کوئی قرضے لئے گئے تو آئندہ منتخب ہونے والی حکومت جس میں یقیناً سیاہ فام باشندوں کی اکثریت ہوگی اور دیگر پالیسیوں کے علاوہ مالی پالیسیاں بھی وہی ترتیب دیں گے۔ ان قرضوں کی ادائگی کی ذمہ دار نہیں ہو گی۔ ان کا کہنا ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ قرضے ہماری جمہوریت کی طرف چلنے والی رفتار کو کم کرنے کا باعث ہوں گے۔

فلپائن میں انتخابات

فلپائن میں ۱۹۸۶ء میں اس وقت کے صدر فرڈی نینڈ مارکوس کے خلاف مظاہرے ہوئے جن کے نتیجہ میں ان کو ملک چھوڑنا پڑا اور اس کے بعد مسز کوراتہ وِن اکینو صدر منتخب ہو گئیں۔ اب ۳۰ جون کو نو منتخب صدر اقتدار سنبھالے گا۔ الیکشن کے لئے جن افراد نے اپنے نام دیئے ہیں ان میں مارکوس کی بیوہ بھی شامل ہیں۔ اگرچہ لوگوں کا خیال ہے کہ جس طرح ان کے خاوند کو یہاں سے ملک بدر کیا گیا تھا۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی بیوہ کے جیت جانے کے بہت کم امکانات ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے نام اس فہرست میں شامل نہیں کروائے ان میں کوراتہ وِن اکینو بھی شامل ہیں۔ اگرچہ کہا یہ جاتا ہے کہ وہ انتخاب لڑیں تو یقیناً کامیاب ہو جائیں گی لیکن اس سے پہلے وہ کہہ چکی ہیں کہ وہ دوبارہ چھ سالہ ٹرم کے لئے انتخاب میں حصہ نہیں لینا چاہتیں وہ اپنے وزیر دفاع فیدل راموس (FIDEL RAMOS) کو آئندہ صدر دیکھنا چاہتی ہیں۔ اور ان کی ساری کوششیں اسی بات پر مرکوز نظر آتی ہیں کہ کسی طرح راموس صدر بن جائے۔ ان کے لئے سب سے سخت مدمقابل مسز اکینو کے رشتہ میں ایک بھائی رامون مترا (RAMON MITRA) ہیں ان کے تعلقات کچھ عرصہ ہوا اکینو سے خراب ہو گئے تھے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اکینو انتخاب میں حصہ لیں گی اور آخری وقت میں اپنا نام رجسٹر کروائیں گی۔ ان کے بعض متقدر رشتہ داروں نے زور دیا ہے کہ وہ ضرور انتخاب میں حصہ لیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک نجی حلقہ میں اس بات کا وعدہ بھی کر لیا تھا کہ وہ آئندہ دور صدارت کے لئے انتخاب لڑیں گی۔ لیکن ابھی بات پوری طرح واضح نہیں ہوئی۔

بھارت میں اسرائیلی سفارتخانہ

گذشتہ دنوں جب تنظیم آزادیٔ فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات کو اس بات کی بھنک پڑی کہ ہندوستان اسرائیل کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات بہتر بنانا چاہتا ہے تو انہوں نے کہا کہ ایسے تعلقات سے فلسطین کی تنظیم آزادی پر کوئی اثر نہیں پڑیگا چنانچہ اس بیان کے فوراً بعد ہندوستان نے اسرائیل سے روابط بڑھانے شروع کر دیئے اور اب اس بات کا اعلان ہو گیا ہے کہ اسرائیل اپنے چارج ڈی افیئرز کو بمبئی سے نئی دہلی روانہ کر رہا ہے تاکہ وہاں جا کر وہ سب سے پہلا سفارت خانہ کھول سکے نئی دہلی نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اب اسرائیل کے ساتھ ان کے پورے سفارتی تعلقات موجود ہیں۔ ہندوستان نے اسرائیل کو ۱۹۵۰ء میں تسلیم کر لیا تھا لیکن وہاں صرف ایک کونسلیٹ قائم ہوئی تھی وہ بھی بمبئی میں تھی۔ تاکہ وہ ہندوستان میں بسنے والے یہودیوں کے مفاد پر نظر رکھ سکے لیکن اس سارے عرصے میں مکمل سفارتی تعلقات قائم نہ ہو سکے۔ ہندوستانی سرکاری افسروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ باقاعدہ سفارتخانہ کھولنے سے قبل اسرائیل کے ایک سرکاری افسر کو دورہ پر آنے کی دعوت دیں گے یا اسرائیل خود اس قسم کا اقدام اٹھائے گا۔ ہندوستان کے عرب ممالک سے بہت اچھے تعلقات ہیں اور اب یہ دیکھنا ہے کہ اسرائیلی سفارتخانہ قائم ہو جانے سے ان تعلقات پر کیا اثر پڑتا ہے آخر جہاں بھی اسرائیلی سفارتخانہ کھلے گا وہاں اسرائیل کا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے کسی نہ کسی رنگ میں عربوں کی مذمت بھی کی جانے کا احتمال ہے۔ بہرحال دونوں آزاد ملک ہیں اور

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر مملکت برائے امور خارجہ محمد صدیق خان کانجو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان نے ایٹمی صلاحیت حاصل کر لی ہے لیکن ہم نے نہ ایٹم بم بنایا ہے نہ بنانے کا ارادہ ہے۔ اس صلاحیت کو صرف پر امن مقاصد کے لئے استعمال کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کا فیصلہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق ہونا چاہیئے۔ عبوری حکومت کا فیصلہ افغان مجاہدین ہی کریں گے۔

○ چیئرمین سینٹ نے پی ڈی اے کے سینیٹر یحییٰ بختیار کو سینٹ میں قائد حزب اختلاف تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے انہوں نے کہا کہ پی ڈی اے قومی اسمبلی میں اپوزیشن کا سب سے بڑا گروپ ہے اور یحییٰ بختیار اس گروپ کے لیڈر ہیں۔

○ وزیر اعظم کے ساتھ جماعت اسلامی کے قائدین کی خصوصی ملاقات ہو گی۔ جس میں آئی جے آئی کے مستقبل اسلامی نظام معیشت اور دیگر امور پر بات چیت ہو گی۔

○ افغان مجاہدین کی پانچ تنظیموں نے اقوام متحدہ کا امن منصوبہ مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ خالص اسلامی حکومت کے قیام تک جہاد رکھا جائے گا۔

○ امریکہ نے منشیات میں ملوث پاکستانی ارکان پارلیمنٹ کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

○ سندھ اسمبلی کے سپیکر نے پی ڈی اے کی تحریک خلاف ضابطہ قرار دے دی جس میں سندھ کے وزیر برائے رابطہ سید مظفر شاہ کی جام صادق کی جگہ قائم مقام وزیر اعلیٰ کی تقرری کو چیلنج کیا گیا تھا۔

○ امریکی سفیر برائے پاکستان نے کہا ہے کہ نیو ورلڈ آرڈر میں پاکستان کی حیثیت کو کم نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ بھارت سے بھی اچھے تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے تاکہ کسی مرحلہ پر دونوں کے درمیان بہتر کردار ادا کر سکے۔

○ پانی و بجلی کے وزیر مملکت راجہ نادر پرویز نے کہا ہے کہ واپڈا بلوں کے نادہندگان کی بجلی بند کر دی جائے گی۔ اسمبلی کے اراکین سمیت کسی بھی با اثر کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ اور نادہندگان سرکاری اداروں کے کنکشن بھی کاٹ دئے جائیں گے۔

○ سندھ نیشنل فرنٹ کے سربراہ ممتاز بھٹو نے کہا ہے کہ پورا سندھ قوم پرست ہے اور اس میں رکاوٹ صرف پیپلز پارٹی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی حیدر آباد چھیننے کی کوشش کی گئی تو ہم بندوق اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔

○ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی سربراہ سپاہ صحابہ پاکستان نے کہا ہے کہ ایک طرف ہمیں دہشت گرد کہا جاتا ہے اور دوسری طرف وزارت پیش کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر انتخاب میں دھاندلی کی گئی تو عوام ایک وزیر کو بھی زندہ نہیں جانے دیں گے۔

○ حکومت پاکستان آذربائیجان کے لوگوں کے لئے ۵۰ لاکھ روپے مالیت کی ادویات روانہ کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ایک سی۔۱۳۰ طیارہ ادویات لے کر آذربائیجان کے دارالحکومت باکو روانہ ہو رہا ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی نے سابق مشیر داخلہ عرفان اللہ مروت کو صوبائی وزیر کے اختیارات سونپ دئے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پاکستان کی ترقی کا دارومدار صوبوں کی اجتماعی خوشحالی پر ہے۔

○ صدر غلام اسحاق نے ایسا تعلیمی نظام وضع کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو اور جو دور حاضر کی ضروریات پوری کر سکے۔

○ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری بورڈ فیصل آباد کا انٹر کا امتحان عید الفطر کے پیش نظر ۹ کی بجائے ۱۲ اپریل سے شروع ہو گا۔

○ منڈی بہاؤالدین کے قریب ٹرک اور کار کے تصادم میں ایک شخص ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ مشرقی سری لنکا میں مسلمان بچوں کے ایک سکول میں زبردست دھماکہ ہوا جس سے کئی بچے ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ تاہم سکول سے باہر کھیلنے والے ڈھائی ہزار بچے محفوظ رہے۔ تامل چھاپہ مار گروپ کو اس حادثہ کا ذمہ دار سمجھا جا رہا ہے۔

○ مشرق وسطیٰ میں گذشتہ دو روز کے دوران شدید بارشوں اور برف باری کے باعث کم از کم ۳۴ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ دنیا کی قدیم ترین ریاست سان ماریکو کو اقوام متحدہ کی رکنیت کی توثیق سلامتی کونسل نے کر دی ہے۔ سان ماریکو اٹلی کے نزدیک واقع ہے اور اس کی آبادی صرف ۲۳ ہزار ہے۔

○ مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ لیبیا کے امریکی اور فرانسیسی طیاروں کی تباہی کے معاملے میں ملوث ہونے کے سلسلے میں ان کے اور صدر معمرالک درمیان بات چیت کسی نتیجے تک نہیں پہنچ سکی۔

○ بھارتی پنجاب کے نئے منتخب وزیر اعلیٰ بے انت سنگھ کو علیحدگی پسند سکھوں نے دھمکی دی ہے کہ وہ فوری طور پر مستعفی ہو جائیں۔ ورنہ انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ کابینہ کے ہر وزیر اور رکن اسمبلی کو ۳۰ مسلح گارڈ فراہم کئے گئے ہیں۔

○ ترکی کے جنوبی علاقہ میں برفانی تودے گرنے سے ۱۳۱ دیہاتی ہلاک ہو گئے۔ ایک ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو گیا۔ جس میں سوار ۱۶ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ چین نے تجارتی مراعات کے سلسلے میں امریکہ کی طرف سے عائد کردہ شرائط کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

بقیہ: صدا سے آگے

زندگی کا ہر فعل اس غرض کے لئے ہونا چاہیئے۔ اور انسانی زندگی کے ہر فعل کو کامیابی حاصل کرنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ مارچ ۱۹۸۲ء)

بقیہ: صے سے آگے

دونوں از خود فیصلہ کرنے کے اہل ہیں کہ کہاں اور کب سفارت خانے کھولے جائیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ایسی باتوں سے دوسرے پہلوؤں پر اثر پڑنے کا جو امکان ہوتا ہے وہ بھی مدنظر رکھا جاتا ہے اور یہاں بھی یقیناً ایسا کیا گیا ہوگا۔ لیکن ہندوستان کو اب خاص کوشش کر کے عربوں کے ساتھ روابط قائم رکھنے ہوں گے۔

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰ اور دس ہزار اور لاکھ طاقتوں کی (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقۂ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ——— مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱